روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ یکم جنوری 2011ء 25 محرم 1432 ہجری یکم صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 1

تقویٰ اختیار کرو

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلة باب فی معاشرة النّاس)

119 ویں جلسہ سالانہ قادیان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 28 دسمبر 2010ء

تائید و نصرت الٰہی کے حصول کے لئے تقویٰ شرط ہے

میرے ساتھ وہی ہے جو اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حَکَم بناتا ہے اور میری اطاعت میں فانی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیت الفتوح لندن سے براہ راست جلسہ سالانہ قادیان سے اختتامی خطاب کا خلاصہ

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 دسمبر 2010ء کو 119 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2010ء کے تیسرے روز بیت الفتوح مورڈن لندن میں بذریعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل براہ راست جلسہ سالانہ قادیان سے اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور انور اختتامی خطاب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر تین بجکر پینتیس منٹ پر بیت الفتوح میں رونق افروز ہوئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے سورۃ البقرۃ آیات 285 تا 287 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا۔ مکرم سید عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود کا فارسی منظوم کلام ترنم کے ساتھ مع اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں مکرم رانا مسعود الحسن صاحب نے حضرت مصلح موعود کا کلام ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے جلسہ قادیان سے اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور نے خطاب کے آغاز میں سورۃ ابراہیم آیات 14 تا 16 کی تلاوت و ترجمہ پیش کیا اور پھر فرمایا کہ خدا کے برگزیدہ لوگ ان کی اور قوم کی نجات کے لئے آتے ہیں، ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں تا کہ صرف دنیاوی خطرات ہی دور نہ کئے جائیں بلکہ اخروی نجات کے بھی سامان پیدا ہوں لیکن جن کی نظر صرف دنیاداری کی ہو وہ یہ پیغام نہیں سمجھ سکتے جو ان برگزیدہ لوگوں کا ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ ایک خالصتاً دینی جماعت ہے۔ اس کو کبھی بھی حکومتوں سے دلچسپی نہیں رہی۔ ہاں دلچسپی ہے تو صرف اور صرف ایک بات سے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور جھک جائے اور اس کا حق ادا کرنے والی بن جائے اور اسی طرح بندہ دوسرے بندوں کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے، امن و محبت اور پیار کی فضا پیدا ہو جائے تا کہ دنیا میں ہر طرف ہمیں بھائی چارے کے نظارے نظر آئیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو حسین تعلیم لائے تھے اس پر عمل کرنے والے بن جائیں اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابتلاء اور مصائب ہمیں برداشت کرنے پڑیں گے، الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا ہے لیکن آخری نتیجہ الٰہی جماعتوں کے حق میں ہی نکلتا ہے اور یہی وعدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں سے پھرا نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا ہے کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھہ ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل حال ہوگی۔ نصرت الٰہی حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ ہے۔ ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ نصرت الٰہی کے آنے کے ساتھ ایک شرط اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور وہ شرط تقویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین کی تائید و نصرت کرتا ہے مگر وہ نصرت تقویٰ کے بعد آتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم اس شرط پر عمل کریں گے جو خدا تعالیٰ نے رکھی ہے تو نصرت الٰہی کے نظارے ہر آن ہم دیکھتے رہیں گے۔ فرمایا کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور سلسلے میں شامل افراد کو خدا تعالیٰ نے اس کامیابی میں حصہ دار بنانے کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ تقویٰ پیدا کرو، اپنے اندر خوف خدا پیدا کرو، اپنی وہ حالت بناؤ جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ پس الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کا امیدوار بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ پس ہر احمدی اس مقام کو سمجھے کہ ہماری فتح بھی تقویٰ سے مشروط ہے اور یہی ایک فرق اور ممتاز کرنے والی لکیر ہے جو احمدی کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی تائیدات میں اللہ تعالیٰ آج بھی اپنی تائیدات دکھاتا ہے اور جو سمجھنے اور دیکھنے کی آنکھ رکھتے ہیں وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی سمجھ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس کے ساتھ ہے۔ افریقہ کے لوگ جو عموماً پاک فطرت رکھتے ہیں ان میں اس کثرت سے احمدیت پھیل رہی ہے جو ان کے صحیح فطرت ہونے کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی تائید میں انہیں نشانات بھی دکھاتا ہے۔ حضور انور نے

باقی صفحہ 8 پر

اراکین خصوصی و اراکین
مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

برائے سال 2011ء/1390ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1390ہش/2011ء کے لئے مندرجہ ذیل اراکین خصوصی و مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکین خصوصی:۔

1۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
2۔ محترم چوہدری حمیداللہ صاحب
3۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
4۔ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان:۔

1۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول
2۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نائب صدر صف دوم
3۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر
4۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب صدر
5۔ مکرم چوہدری عطاءالرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی
6۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب قائد تعلیم
7۔ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب قائد تربیت
8۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نومبائعین
9۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار
10۔ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح و ارشاد
11۔ مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت و صحت جسمانی
12۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب قائد مال
13۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب قائد وقف جدید
14۔ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد تحریک جدید
15۔ مکرم سید میر غلام احمد فرخ صاحب قائد تجنید
16۔ مکرم مرزا فضل احمد صاحب قائد اشاعت
17۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی
18۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب آڈیٹر
19۔ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ
20۔ مکرم منیر احمد بسمل صاحب معاون صدر
21۔ مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب معاون صدر
☆ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مدیر ماہنامہ انصاراللہ

(صدر مجلس انصاراللہ پاکستان)

نئے سال کا آغاز۔ میں نفل پڑھنے لگ گیا

مشعل راہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

اگر آپ اللہ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو خدا تعالیٰ سے پیار اور محبت کا اتنا گہرا اور اتنا کامل اور اتنا غیر متزلزل تعلق پیدا کرنا پڑے گا کہ دنیا کی کوئی صورت حال آپ کے ارادہ کو بدل نہ سکے۔ آپ عزت کے ساتھ سر اٹھا کر ہر جگہ گھومیں پھریں اور محسوس کریں کہ آپ آزاد ہیں اور یہ لوگ غلام ہیں۔

ایک دفعہ انگلستان میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ ہوا۔ وہاں ہر سال یکم جنوری کو لوگوں کی جو حالت ہوتی ہے وہ آپ نے سنی ہوگی۔ رات بارہ بجتے ہیں اور بے حیائی کا ایک طوفان سڑکوں پر امڈ آتا ہے۔ اس وقت ہر شخص کو آزادی ہوتی ہے وہ جس کو چاہے گلے لگائے اور پیار کرے خواہ وہ کتنا ہی گندا کیوں نہ ہو اس کے منہ سے شراب کی بدبو آتی ہو یا اور کئی قسم کی غلاظتیں لگی ہوں۔ خیر رات کے بارہ بج رہے تھے میں یوسٹن کے ریلوے سٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں وہاں کسی کام کے لئے گیا ہوا تھا اس وقت فارغ ہو کر واپس گھر جا رہا تھا تو جس طرح دوسرے احمدیوں کو یہ خیال آتا ہے کہ ہم سال کا نیا دن نفل سے شروع کریں اسی طرح مجھے بھی یہ خیال آیا۔ چنانچہ میں نے وہاں نفل پڑھنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر کے بعد مجھے یہ احساس ہوا کہ میرے پاس ایک آدمی کھڑا رو رہا ہے اور رو بھی اس طرح رہا ہے جس طرح بچے ہچکیاں لے لے کر روتے ہیں۔ میں اگرچہ اس حالت میں نماز پڑھتا رہا لیکن تھوڑی سی Disturbance ہوئی کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو جب میں اٹھ کر کھڑا ہی ہوا تھا تو وہ دوڑ کر میرے ساتھ لپٹ گیا اور میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ میں نے کہا کیا بات ہے، میں تو آپ کو جانتا نہیں۔ اس نے کہا آپ نہیں مجھے جانتے لیکن میں آپ کو جان گیا ہوں۔ میں نے کہا آپ کا کیا مطلب ہے۔ اس نے کہا کہ سارا لندن آج نئے سال کے آغاز پر خدا کو بھلانے پر تلا ہوا ہے اور ایک آدمی مجھے ایسا نظر آ رہا ہے جو خدا کو یاد رکھنے پر تلا ہوا ہے میں کیسے آپ کو نہ پہچانوں۔ غرض اس چیز نے اس پر اتنا گہرا اثر کیا کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر رونے لگ گیا۔

پس آپ کی اصل آزادی خدا کی یاد میں ہے۔ دوسری ساری دنیا غلام ہے اپنے رسم و رواج کی، شیطانیت کی، جنسیت کی اور اپنی ہوا و ہوس کی لیکن یہ آپ ہیں جنہوں نے خود بھی آزادی سے پھرنا ہے اور ان لوگوں کو بھی آزادی بخشنی ہے۔ اگر آپ ان کے معاشرہ سے متاثر ہو گئے اور ان کے غلام بن گئے تو پھر حضرت مسیح موعود کا وہ کون نام لیوا ہوگا جو ان کو آزادی بخشے گا۔ آپ ہی نمائندہ ہیں اس لئے عظمت کردار پیدا کریں۔ اپنے اللہ سے تعلق جوڑیں وہ آپ کے لئے پھر معجزے دکھائے گا۔ پھر آپ کو یہ پوچھنا نہیں پڑے گا کہ معجزہ کیا ہوتا ہے۔ پھر آپ لوگوں کو یہ بتائیں گے کہ معجزہ کیا ہوتا ہے۔

(خطبات طاہر جلد دوم ص 509)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

4 جنوری 2011ء

12-10 am لقاء مع العرب
1-15 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
1-50 am گلشن وقف نو
2-55 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3-30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
4-35 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-15 am تلاوت
5-35 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-15 am لقاء مع العرب
7-25 am درس حدیث
7-55 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-30 am فرنچ ملاقات پروگرام
9-30 am زندہ لوگ
10-15 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-00 am تلاوت اور درس ملفوظات
11-35 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm زندہ لوگ
12-35 pm گلشن وقف نو
2-00 pm سوال و جواب
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سندھی سروس
5-00 pm تلاوت
5-15 pm زندہ لوگ
5-40 pm ان سائٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-15 pm بنگلہ پروگرام
7-15 pm لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع 2006ء
7-55 pm یسرنا القرآن
8-20 pm تاریخی حقائق
9-00 pm خبرنامہ
9-30 pm راہ ھدیٰ
11-05 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

5 جنوری 2011ء

12-35 am عربی سروس
1-35 am ان سائٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am گلشن وقف نو
3-25 am لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع 2006ء
4-05 am رئیل ٹاک
5-10 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-40 am تلاوت
5-55 am لقاء مع العرب
7-00 am عربی سیکھیے
7-20 am یسرنا القرآن
7-35 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-10 am زندہ لوگ
8-40 am سوال و جواب
9-25 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10-15 am لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع 2006ء
11-00 am تلاوت اور درس حدیث
11-45 am آرٹ کلاس
12-05 pm زندہ لوگ
12-25 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
1-20 pm گلشن وقف نو
2-15 pm سوال و جواب
3-30 pm انڈونیشین سروس
4-30 pm سواحیلی سروس
5-20 pm تلاوت
5-30 pm زندہ لوگ
5-50 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
6-55 pm بنگلہ پروگرام
7-55 pm راہ ھدیٰ
9-30 pm خبرنامہ
9-45 pm فیتھ میٹرز
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm عربی سروس

6 جنوری 2011ء

12-25 am رئیل ٹاک
1-05 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-05 am گلشن وقف نو
2-55 am حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
3-55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am تلاوت
5-45 am درس حدیث
6-05 am لقاء مع العرب
7-35 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-05 am زندہ لوگ

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب

سابق صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خاندانی پس منظر

برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کا تعلق قاضی پہاڑنگ ضلع سیالکوٹ کے باجوہ خاندان سے تھا، اِن کے آباؤ اجداد ہجرت کر کے 33 چک جنوبی ضلع سرگودھا میں آباد ہوگئے، اِن کے والد مکرم چوہدری شیر محمد باجوہ صاحب علاقہ کے بااثر زمیندار اور اپنے گاؤں کے نمبردار تھے، ان کی اکثر رشتہ داریاں گوجرانوالہ، سیالکوٹ، شیخوپورہ نارووال اور سرگودھا میں معروف زمیندار خاندانوں کے ساتھ تھیں جن میں سے اکثر کا جماعت احمدیہ کے ابتدائی مخلص خاندانوں سے تعلق تھا، سب ہی تقریباً ذیلدار، سفید پوشوں اور نمبرداروں کے خاندان تھے جو اپنے اپنے علاقہ میں خاصے اثر و رسوخ والے خاندان سمجھے جاتے تھے۔

پنجاب کے زمینداروں کی وہ تمام اعلیٰ روایات جن کا مشاہدہ ہم نے اپنے بچپن میں کیا تھا جہاں رشتوں کی پہچان تھی، احترام تھا، بزرگوں کی عزت محبت پیار اور اخلاص کا تعلق تھا، ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور قربانی و احسان کرنا، درگزر کرنا، مہمان نوازی کی اعلیٰ روایات ہمارے کلچر کا حصہ ہوتی تھیں، وہ ان سب خاندانوں میں موجود تھیں، یہ گھر اپنے اپنے علاقہ میں نہ صرف اپنے گاؤں بلکہ آس پاس کے دیہات کے لوگوں کی مصیبتوں، دکھوں اور لڑائی جھگڑے دور کر کے امن و آشتی کا گہوارہ بنانے کا موجب ہوتے تھے اور ہمارے بزرگ اپنے اپنے ڈیرہ پر دن رات لوگوں کے مسائل حل کرتے نظر آتے تھے۔

برادرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب اپنے والد کے سب سے بڑے بیٹے تھے، اس طرح اپنے گاؤں کے آپ ہی نمبردار تھے، آپ کے درج ذیل 11 بھائی اور 3 بہنیں ہیں:-

1۔ مکرم چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب ریٹائرڈ ماسٹر (مرحوم)

2۔ مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب آف لندن

3۔ مکرم کرنل صفدر صاحب

4۔ مکرم چوہدری محمود احمد باجوہ صاحب لاہور ریٹائرڈ ڈائیر کموڈور

5۔ مکرم چوہدری محمد اسلم باجوہ صاحب لاہور

6۔ مکرم چوہدری سلیم احمد باجوہ صاحب لاہور

7۔ مکرم چوہدری مسعود احمد باجوہ صاحب آسٹریلیا

8۔ مکرم میجر مبارک احمد صاحب

9۔ مکرم چوہدری منور احمد باجوہ صاحب لندن

10۔ مکرم میجر مبشر احمد صاحب

11۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ

(بہنیں) 1۔ مکرمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد بھٹی صاحب، مرحومہ زیادہ وقت آپ کے قریب رہیں اور ان کی اولاد کو بھی اپنے ماموں کی خوب خدمت کی توفیق ملی۔

2۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ آسٹریلیا

3۔ مکرمہ بشارت سعیدہ صاحبہ آسٹریلیا

اولاد میں تینوں بیٹے مکرم منیر احمد باجوہ صاحب اور مکرم نصیر احمد باجوہ صاحب امریکہ میں ہیں، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب واقف زندگی ہیں اور امریکہ میں آج کل نائب امیر ہیں۔

دونوں بیٹیاں فریدہ اور شیریں لاہور میں ہیں۔

مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب نے ابتدائی تعلیم لالیاں سے حاصل کی اور آپ نے جب وقف کیا تو آپ دہلی میں تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر دہلی سے نوجوانوں کے جس گروپ نے اکٹھے وقف کیا تھا ان میں آپ کے علاوہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال مکرم چوہدری محفوظ الرحمان صاحب دارالصدر شمالی اور مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب و دیگر شامل تھے۔

مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کو جماعت کے مندرجہ ذیل اہم عہدوں پر کام کرنے اور بھرپور خدمت کی توفیق ملتی رہی۔

1۔ امام بیت الفضل لندن

2۔ ناظر زراعت

3۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

4۔ ناظر امور عامہ۔

5۔ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ۔

6۔ صدر صدر انجمن احمدیہ۔

7۔ ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی

اِس کے علاوہ ساری زندگی جو بھی خدمت کی توفیق ملی اسے نہایت ذمہ داری کے ساتھ نبھایا اور ہم سب کیلئے ایک قابلِ تقلید عملی نمونہ چھوڑ گئے، اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ تر مقام عطا کرتا رہے۔

خاکسار کو 25/اگست 1965ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور خاکسار کی مکرم باجوہ صاحب سے پہلی ملاقات ان کے سسرال موضع دھرگ ضلع نارووال میں اپریل 1966ء میں کرنل ریاض احمد ورک کی شادی کے موقع پر ہوئی، ہم بارات کے ساتھ بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ سے گئے اور باجوہ صاحب مرحوم اپنی سب سے چھوٹی خواہر نسبتی آپا شمیم کی رخصتی کیلئے وہاں اس شادی میں موجود تھے۔

مکرم باجوہ صاحب کی بیگم صاحبہ آپا مشتاق کی والدہ پھوپھو غلام زہرہ خاکسار کے والد صاحب کی سگی خالہ زاد بہن تھیں، جب ہم دونوں کو اس رشتہ کا پتہ چلا تو ہم ایک دوسرے سے اور قریب ہوتے گئے لیکن زیادہ گہرے تعلقات اس وقت ہوئے جب خاکسار کے والد صاحب نے بھی 1966ء میں انصاراللہ کے اجتماع کے موقع پر بیعت کر لی اور ربوہ میں چونکہ رشتہ داری کے لحاظ سے آپا مشتاق خاکسار کی واحد رشتہ دار تھیں اور والد صاحب کو بھی اپنی بھانجی اور باجوہ صاحب سے جو پیار محبت کا تعلق تھا وہ الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا اور سب سے بڑی خوشی والی بات ہمارے سب احمدی رشتہ داروں کیلئے ہمارا احمدی ہونا تھا، بعد میں جب خاکسار نے دارالرحمت وسطی میں اپنا گھر بنالیا اور والد صاحب ربوہ شفٹ ہو گئے تو پھر سالہا سال تک والد صاحب کا یہ معمول رہا کہ وہ دارالصدر شمالی بیت الانوار میں ایک نماز ضرور پڑھا کرتے تھے اور باجوہ صاحب اور آپا مشتاق سے ملاقات کر کے جایا کرتے تھے۔

مجھے آج ایک دلچسپ واقعہ یاد آرہا ہے کہ والد صاحب بھی صاحب فراش تھے، چل پھر نہیں سکتے تھے، پیشاب کی نالیاں لگی ہوئی تھیں اور کافی دیر باجوہ صاحب کے گھر نہیں جاسکے تھے، خاکسار ان کو ہسپتال چیک اپ کے لئے لے کر گیا تو واپسی پر کہنے لگے کہ مجھے باجوہ صاحب سے ملا کر گھر لے جانا، خاکسار گھر کے اندر تک کار لے گیا، والد صاحب کو دو آدمیوں نے اٹھا رکھا تھا اور باجوہ صاحب کی بھی بستر پر یہی حالت تھی، دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے، ابا جان نے باجوہ صاحب کو بوسہ دیا پیار کیا اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے حال پوچھا اور اشارہ کیا کہ اب گھر لے چلو، یہ ان دونوں بزرگوں کی محبت پیار و اخلاص پر مبنی وہ آخری ملاقات تھی جس کا تصور کر کے آج بھی خاکسار کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں کہ بے بسی اور لاچارگی کے عالم میں بھی باہمی محبت اور پیار کا یہ عالم تھا اب ایسے پیار اور محبت کے نظارے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے۔

خاکسار بھی جب ربوہ آتا تو باجوہ صاحب سے ملاقات ضرور ہوتی، باجوہ صاحب پرائیویٹ سیکرٹری تھے، 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مغربی افریقہ سے واپس آئے تو نصرت جہاں سکیم کا اعلان ہوا، خاکسار نے اِس تحریک میں شامل ہونے کی درخواست کر دی۔ حضور انور کی خواہش تھی کہ ایسے میاں بیوی وقف کر کے جائیں جو دونوں وہاں سکولوں میں پڑھا سکیں، حضور انور نے میری پہلی بیوی مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ جو کہ برادرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب کی بہن تھیں کا رشتہ تجویز کیا اور فرمایا کہ اپنی والدہ یا بہن کو لے جاؤ لڑکی دیکھ لو، ہمیں کچھ دیر ہوگئی اور باجوہ صاحب کو یہ بھی کہیں سے علم ہو گیا کہ ان کے اور میرے مشترکہ کسی رشتہ دار نے جٹ ازم کی بات کی ہے ہم تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ میں برادرم مکرم چوہدری محمد احمد کاہلوں ابن مکرم چوہدری ظفر احمد کاہلوں بھانجا مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی شادی کے موقع پر اکٹھے ہوئے، مجھے ایک طرف لے جا کر سمجھایا اور فرمایا کہ ان لوگوں کی باتوں میں نہ آنا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کو یہ رشتہ ہونا منظور تھا اور ہم دونوں میاں بیوی فروری 1972ء میں ناصرالدین احمدیہ سیکنڈری سکول منا نائیجیریا میں پڑھانے کے لیئے پہنچ گئے الحمداللہ۔

باجوہ صاحب مرحوم خدا کے فضل سے قول سدید سے کام لینے والے سیدھی کھری اور سچی بات کرنے والے کھلے دل کے انسان تھے، لگی لپٹی ملمع سازی یا ظاہرداری کا لحاظ کئے بغیر بات کرنے والے ایک کھرے اور سچے انسان تھے بعض لوگ ان کی اس عادت کی وجہ سے ناراض بھی ہو جاتے تھے لیکن انہیں اس بات کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں ہوتی تھی، نہایت اہم عہدوں پر کام کرتے ہوئے بہت مشکل فیصلے بھی کرنے پڑتے ہیں۔

خاکسار نائیجیریا سے آیا ہوا تھا، ہم ان کے گاؤں 33 چک میں (چوہدری محمد اسلم باجوہ صدر جماعت و ناظم انصاراللہ ضلع سرگودھا) کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ایک عجیب سوال کر دیا اس کے جواب میں فرمایا کہ ایک واقفِ زندگی کیلئے عہدے اہمیت نہیں رکھتے، وقف کی اہمیت ہوتی ہے اور جو کام بھی خلیفہ وقت اور نظامِ جماعت سپرد کرے اسے اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق انتہائی دیانتداری کے ساتھ کما حقہٗ ادا کرنے میں ہی اصل حسن ہے۔ اِس موقع پر انہوں نے ایک واقعہ بھی سنایا، فرمانے لگے کہ جب حضور انور نے میری تقرری بطور ناظر امور عامہ فرمائی تو میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے پاس گیا اور ان سے عرض کی کہ آپ نے ایک لمبے عرصے تک اِس عہدہ پر کام کیا کچھ ہدایات فرمائیں، کہنے لگے کہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا، جو معاملہ سامنے آئے اپنے ضمیر اور عقل سمجھ کے مطابق حل کر لیا کرو، کوئی بات نہیں غلطیاں بھی ہوں گی، خلیفہ وقت کی ذات راہنمائی اور ہدایت کیلئے موجود ہے، دعا کے ساتھ جاؤ اور کام شروع کرو، فرمانے لگے کہ حضرت میاں صاحب کی اسی ہدایت اور فرمان کی روشنی

میں کام کرتے رہے، اللہ کا فضل ہے کہ خلیفہ وقت کی دعاؤں اور راہنمائی سے کبھی کوئی دقت پیش نہیں آئی، جن دنوں آپ لندن میں تھے آپا مشتاق بتاتی ہیں کہ بعض اوقات مہمان نوازی کا بھرم رکھنا مشکل ہو جاتا تھا، 50 کی دہائی میں اکثر مربیان سلسلہ بھی مشرقی اور مغربی افریقہ یورپ اور دوسرے ممالک کو براستہ لندن ہی جایا کرتے تھے۔

مکرم باجوہ صاحب کی زبان پر شکوہ و شکایت تو در کنار یہ واقفین زندگی کا وہ گروپ تھا جو قادیان اور ربوہ میں حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کی صحبت میں پروان چڑھے تھے اور خدا تعالیٰ کا سلوک بھی ان سے ایسا تھا کہ اِدھر دل میں کوئی خواہش پیدا ہوئی اُدھر خدا نے غیب سے پوری کر دی، زبان پر لانے کی ضرورت بھی نہ ہوتی تھی۔

بات کہنے اور کرنے کا بھی عجیب دلچسپ انداز ہوا کرتا تھا، مجھے خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ نائیجیریا کے قیام کے دوران بہت سے نوجوانوں کو نائیجیریا میں ملازمتیں دلوائیں، آپ نے مجھے حکم دیا کہ مکرم سعید احمد باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسلم باجوہ صاحب جنہوں نے بی ایس سی ایگریکلچر میں کی ہوئی ہے اسے بھی نائیجیریا لے جاؤ خاکسار چھٹیوں کے بعد جب نائیجیریا گیا تو جاتے ہی مکرم سعید احمد باجوہ صاحب کی درخواست جمع کروادی، اس کی منظوری مل گئی اور عزیزم سعید احمد باجوہ صاحب چند ماہ بعد ہمارے پاس نائیجیریا پہنچ گئے، ان کے والد چوہدری اسلم باجوہ صاحب سے بہت محبت اور پیار کا رشتہ تھا اور وہ صدر جماعت بھی تھے انہیں اپنی طرف سے سربراہ نمبر دار بھی بنایا ہوا تھا۔

اِس طرح ان کا بھتیجا آفاق احمد باجوہ بھی کسی طرح نائیجیریا پہنچ گیا، عام حالات میں اس کے لئے ملازمت ملنا مشکل تھا وہ بھی میرے پاس JOS NIGERIA پہنچ گیا اور چند دن بعد اسے بھی خاکسار نے ملازمت دلوادی۔

خاکسار جب نائیجیریا سے ربوہ واپس آیا تو ناظر صاحب تعلیم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کو نصرت جہاں اکیڈمی کیلئے پرنسپل کی ضرورت تھی، میری میاں صاحب سے کوئی واقفیت نہیں تھی ان کو کسی نے خاکسار کے بارہ میں بتایا ہوا تھا اور انہوں نے مجھے انٹرویو کیلئے بلایا، میاں صاحب سے ملاقات سے قبل خاکسار بھائی جان ظہور احمد باجوہ صاحب کے پاس چلا گیا، خاکسار نے عرض کی کہ میاں صاحب نے مجھے بلایا ہے، فوراً فون اٹھایا اور میاں صاحب کو صرف اتنا کہا کہ گورایہ صاحب کو آپ نے بلایا ہے یہ میرے عزیز ہیں، میرا خیال تھا کہ سفارش کریں گے کوئی تعارف کروائیں گے، صرف اتنی بات کی اور کہا کہ جا کر مل لیں۔

اِس کے بعد خاکسار پورے 21 سال تک نصرت جہاں اکیڈمی کا پرنسپل رہا، آپ بچوں کے داخلے کے لئے سفارش کر دیا کرتے تھے اور خاکسار کو کسی بھی داخلہ کیلئے کبھی مجبور نہیں کیا، یاد دہانی تک بھی نہیں کروائی، ہم بھی معمول کی کارروائی کر کے اکثر و بیشتر بچوں کو داخل کر لیا کرتے تھے، ہمیشہ سفارش کرنے والوں کو بھی قواعد کی کارروائی کے انتظار کا کہہ دیتے تھے۔

ربوہ آنے کے بعد خاکسار کو ان کے خاصا قریب رہنے کا موقع ملا، جب کبھی ملاقات میں دیر ہو جاتی تو خود ہی بلا لیتے ورنہ ہمارا آپا مشتاق سے ایسا عزت و احترام اور پیار محبت کا رشتہ تھا کہ دل کرتا تھا کہ ان کو مل کر آئیں۔ ربوہ سے باہر چونکہ ہماری رشتہ داریاں مشترکہ تھیں جب بھی کسی خوشی یا غمی کے لئے جانا ہوتا تو خاکسار کو گاڑی میں ساتھ لے کر جاتے اس طرح کئی سفر ہم نے اکٹھے کئے اور ان کی کمپنی کو ہمیشہ انجوائے کیا۔

میری دوسری شادی کے موقع پر سرپرستی کا حق بھی ادا کیا اور میری دوسری بیوی ویسے بھی ان کے قریبی دوست اور دہلی کے ساتھی چوہدری عزیز احمد صاحب کی صاحبزادی ہیں۔

بھائی جان ظہور احمد باجوہ صاحب بہت ہی زیرک انسان تھے، مجھے جب بھی کسی مشورہ اور راہنمائی کی ضرورت پڑی ہر موقع پر مشورہ دیا اور جس کے نتیجے میں ہمیشہ صحیح سمت کا تعین ہوتا رہا، اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اپنے بزرگ والد کا ہر رنگ میں صحیح وارث بنائے۔

بیماری کے ایام میں بھی ایک لمبے عرصے تک دفتر بڑی مشکل سے تشریف لاتے رہے اور بہت سے آپ کے رفقائے کار آپ کے کام اور تجربہ سے زندگی کے آخری سانس تک ان سے فیضیاب ہوتے رہے۔

جب آپ نے وقف کیا تو تلونڈی موسیٰ خاں کے چوہدری محمد الٰہی چیمہ اور فضل الٰہی چیمہ کی اولاد میں سے بعض عورتوں نے وقف کا صحیح ادراک نہ ہونے کی وجہ سے رونا شروع کر دیا، یہ گھرانہ آپ کے قریبی رشتہ دار اور آپا مشتاق کے ننھیال کا گھر تھا، عورتوں کے رونے کا واقعہ بڑا ہی عجیب ہے، یہ لوگ آدھے احمدی اور آدھے غیر احمدی تھے۔ ایک دفعہ ایک مربی صاحب مرکز قادیان سے تشریف لائے تھے اور ان کے ڈیرے دیوان خانے اور مہمان خانے میں ہر کھانے پر بیسیوں افراد موجود ہوتے تھے، اتفاق سے کھانا کھلانے والے نے مربی صاحب کے بارہ میں سمجھا کہ یا تو انہوں نے کھانا کھا لیا ہے یا یہ گاؤں کا ہی کوئی آدمی ہے جب بزرگوں کو پتہ چلا کہ مربی صاحب نے پورا دن کھانا ہی نہیں کھایا اور نہ ہی آپ سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے ملازمین اور گھر والوں کو سخت ڈانٹ ڈپٹ کی کہ تم نے یہ کیا ظلم کیا ہے۔ یہ واقعہ گھر کی عورتوں اور بچوں تک کو یاد تھا کہ مربی صاحب کو اِس طرح نظر انداز کیا گیا ہے کہ ان کے دستر خوان سے ایک مربی کو کھانا نہیں ملا چنانچہ جب بھائی جان ظہور احمد باجوہ صاحب وقف کر کے قادیان چلے گئے اور تلونڈی موسیٰ خان میں پتہ چلا کہ ہمارا بھائی بھی مربی بن گیا اور وہ بھی تربیتی دوروں پر جگہ جگہ جائے گا اسے بھی کوئی کھانا پوچھے گا یا نہیں، یہ سوچ کر گھر کی عورتوں نے رونا شروع کر دیا۔

سب خلفاء سلسلہ کا آپ کے ساتھ اپنے اپنے پیار اور شفقت کا انداز تھا، آپ خلافت کے فدائی انسان تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے منظور نظر اور بااعتماد پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرتے رہے، خلیفہ وقت کے اشارہ اور منشا کو سمجھتے ہوئے اپنے فرائض کما حقہٗ سرانجام دینے والے انسان تھے، شفقت کا انداز دیکھئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو پتہ چلا کہ باجوہ صاحب کے بڑے صاحبزادے منیر احمد نے بی۔ اے کر لیا ہے، حضور انور نے منیر کی ملازمت کا انتظام بغیر کہے خود ہی بنک میں کروا دیا۔

جب تک حضرت صاحبزادہ مرزا منصور صاحب ناظر اعلیٰ تھے تو خاکسار شاید ایک دفعہ ہی ان کے دفتر میں گیا، ایک تو وجہ یہ تھی کہ ان کی شخصیت کا رعب اور دبدبہ ہی اتنا تھا کہ کبھی ہمت ہی نہیں پڑی، دوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ ہم اپنے کام ناظر صاحب اعلیٰ سے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) جو ناظر تعلیم تھے کے ذریعہ ہی کروالیا کرتے تھے یا پھر دیگر کاموں کیلئے برادرم ظہور احمد باجوہ صاحب کے ذریعہ رابطہ کر لیتے تھے، باجوہ صاحب خاکسار کو ہمیشہ یہی کہتے کہ آپ خواہ مخواہ ان کے پاس جانے سے گھبراتے ہیں، بڑے میاں صاحب کی طبیعت کا آپ کو علم ہی نہیں وہ تو انتہائی سادہ طبیعت کے درویش، ہمدرد اور اعلیٰ قسم کے انسان ہیں، جب بھی آپ کو کوئی کام ہو بلا جھجک انہیں مل لیا کریں۔

بھائی جان ظہور احمد باجوہ صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بیرونی ممالک کے دوروں میں ساتھ جاتے رہے، ایک دورے پر حضور انور باجوہ صاحب کے چھوٹے بیٹے سلیم احمد باجوہ صاحب کو بھی ساتھ لے گئے، سلیم بھائی نے ربوہ میں ایک شادی کے موقع پر اس دورے کے چشم دید ایسے ایسے ایمان افروز واقعات سنائے جو ان کے پاس جماعت کی امانت ہیں، خاکسار مختصراً عرض کرنا چاہتا ہے کہ سلیم بھائی نے بتایا کہ میں کوئی مربی نہیں اور نہ کوئی عہدیدار اور احمدی بھی عام سا ہوں، میں جب حضور کے ساتھ گیا تھا اس میں قدم قدم اور لحظہ لحظہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی ہر بات کو پورا ہوتے دیکھتا رہا، مجھے سب سے زیادہ حیرانی اس بات پر ہوتی تھی کہ جو بات کل پرسوں یا بعض اوقات گھنٹہ دو گھنٹہ بعد ہونے والی ہوتی تھی حضور انور بتا دیتے تھے کہ یہ ہونے والا ہے اور وہ ہو جاتا تھا، وہ تو ایک دورے کی بات کرتے ہیں، مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب کو تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ کے دور میں سب خلفاء کی انتہائی قربت حاصل تھی، میں سمجھتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کی برکات ہی کا نتیجہ تھا کہ مکرم باجوہ صاحب کی شخصیت خلافت کی قربت کی وجہ سے نکھرتی چلی گئی اور انہیں جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک واقفِ زندگی کے طور پر ایسی مثالی خدمت کی توفیق ملی کہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی بجا طور پر فخر اور رشک کریں گی۔

خاندان حضرت اقدس کے افراد کے ساتھ فرداً فرداً ذاتی مراسم تھے اور ہر فرد کے ساتھ عزت و احترام، پیار و محبت اور اخلاص و وفا اور عقیدت کا جو رشتہ تھا وہ دو طرفہ تھا، خاندان مسیح موعود کے افراد بھی اس بزرگ اور خادم احمدیت سے پیار اور عزت و احترام کے ساتھ پیش آتے تھے۔

ایک دفعہ مجھے بتانے لگے کہ خالد آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ خلیفہ وقت پر کام کا کتنا بوجھ ہوتا ہے اور یہ مدد ایزدی کے بغیر ممکن ہی نہیں، فرمانے لگے کہ خلافت رابعہ کا دور تھا، رات کے دو بجے میرا دروازہ کھٹکا، میں باہر گیا تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا آدمی چٹھی لئے کھڑا تھا، وہ جانے لگا تو میں نے کہا ٹھہرو میں پڑھ تو لوں شاید ابھی جواب دینا ہو یا ارشاد ہے۔ میں نے چٹھی کھولی تو وہ کوئی فوری نوعیت کا معاملہ نہیں تھا، میں نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ رات کے اس وقت آئے ہو دفتر کے آدمی نے کہا دفتر کھلا ہے، حضور ڈاک دیکھ رہے ہیں۔ اِس پر فوری لکھا تھا میں سمجھا کہ ابھی چٹھی دے کر آنا ہو گی اس لئے حاضر ہو گیا ہوں، کہنے لگے کہ خدا جانتا ہے کہ حضور کب سوتے ہیں اور کتنے گھنٹے آرام کرتے ہیں، جب رات دو بجے تک دفتر کھلا ہو گا تو آپ خود حضور انور کی مصروفیات کا اندازہ کر لیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن ہو سکتا ہے۔

جب باجوہ صاحب کی وفات ہوئی اور سارے عزیز و اقارب باہر تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس وقت ناظر اعلیٰ تھے، مکرم باجوہ صاحب کی تجہیز و تکفین اور مہمانوں کے قیام و طعام کی نگرانی حضور خود فرماتے رہے، جنازہ اٹھانے سے قبل گھر تشریف لائے اور جنازہ کے ساتھ بیت المبارک اور بہشتی مقبرہ تک ساتھ رہے، قطعہ خاص میں تدفین ہوئی، اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور فضل اس جانے والی روح پر نازل ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد در اولاد کو اپنے اس عظیم باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ث۔کوثر

میرے والد محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب

میرے پیارے والد محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب ایک شفیق والد جو ہمارے لئے رحمتوں، برکتوں اور دعاؤں کا خزانہ تھے۔جن کی دعائیں ہمارے لئے فضل الٰہی کو کھینچ کرلاتی رہیں مورخہ 4/ اپریل 2005ء کو ہمیشہ پیش کے لئے اپنے پیارے خداوندالٰہی کے حضور پیش ہوگئے۔

آپ 16جون 1916ء کو دیوانی وال (انڈیا)ضلع بٹالہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد چوہدری غلام علی خاں صاحب آپ کونہایت کم سنی کی عمر میں چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ آپ کی پرورش آپ کی والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ نے تن تنہا کی۔آپ تین بھائی اور تین بہنیں تھیں۔آپ کو اپنی والدہ صاحبہ سے نہایت درجہ انسیت تھی۔آپ اکثر کہا کرتے کہ ’’آج میں جو کچھ ہوں وہ صرف اپنی والدہ صاحبہ کی سرتوڑ محنت اور دلنشیں تربیت کی بدولت ہوں۔‘‘ دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کا شوق بچپن سے ہی تھا۔اپنے والد محترم کی خواہش کے مطابق آپ نے لاہور سے لاء کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کے بعد منشی فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔فارسی ادب پرآپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔اس کے علاوہ ہومیوپیتھی پر بھی عبور حاصل کیا۔ حکمت آپ کو اپنے والد صاحب مرحوم سے ورثہ میں ملی۔اسی لئے یونانی علاج بھی کیا کرتے تھے۔شعروشاعری سے بھی آپ کوخاص شغف تھا۔آپ کی شاعری کوسراہتے ہوئے محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب نے آپ کو ماجد کاتخلص عطا کیا۔آپ میونسپل کمیٹی سرگودھا اور پھر فیصل آباد میں چیف اکاؤنٹ آفیسر کے عہدے پر فائز رہے۔زیادہ سے زیادہ مطالعہ کا شوق اور دینی امور میں دلچسپی آپ کو دین حق کی طرف کھینچ لائی۔محض خداتعالیٰ کے فضل سے 17 سال کی کم سن عمر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور اسی دوران وصیت کے بابرکت نظام میں بھی شامل ہو گئے۔آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیصل آباد، قائد ضلع فیصل آباد، زعیم انصاراللہ فیصل آباد اور 42 سال کے عرصہ تک نائب امیر ضلع فیصل آباد اور پھر 6 سال امیر ضلع فیصل آباد کے عہدہ پر فائز رہے۔مجلس مشاورت کی فنانس کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ خلافت ثالثہ کے دور میں افریقن مشنوں کے حسابات چیک کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔اور خداتعالیٰ کے فضل سے انتخاب خلافت کمیٹی کے رکن بھی بنے۔آخری عمر تک قضاء بورڈ کے ممبر بھی رہے۔یوں آپ خداتعالیٰ کے بے پناہ فضلوں کے وارث بنتے رہے۔تحریک جدید میں پہلے 5ہزار مجاہدین میں بھی شامل تھے۔

آپ نہایت جاں نثار، احمدیت کے فدائی تھے۔نہایت ملنسار،غمگسار،شفیق اور نرم دل کے مالک تھے۔جوکوئی آپ سے ملتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔طبیعت میں انکساری اور عاجزی اتنی زیادہ تھی کہ اکثر کہا کرتے ’’میں تو کچھ نہیں۔یہ محض خدا کا فضل ہے کہ وہ اتنی محبت کا سلوک کرتا ہے‘‘ اور آپ کی آنکھوں میں نمی آجاتی۔

رویا کشوف اور دعاؤں کی قبولیت کے بےشمار واقعات میرے ابوجان کی ذاتی ڈائری میں موجود ہیں۔جن میں سے چندایک میں انہی کی تحریر میں بیان کرتی ہوں۔آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وضوکر کے عشاء کی نماز سے پہلے چارپائی پر لیٹ گیا اور لیٹے لیٹے مجھے نیند آ گئی پھر چونک کر اٹھا اور ارادہ کیا کہ نماز ادا کر کے سوؤں گا لیکن پھر مجھے غنودگی سی ہوگئی اور قریباً آدھ گھنٹہ کے بعد میری آنکھ کھلی تو زبان پر یہ مصرعہ جاری تھا اور بار بار زبان اسے دہرا رہی تھی۔ ع

گرتے پڑتے در مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ

لیکن اس حالت میں پھر نفس نے سستی کی اور طبیعت نیند کی طرف مائل ہوئی ابھی پانچ سات منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ زور سے آواز آئی اور ساتھ ہی یہ مصرعہ زبان پر جاری ہوگیا۔ ع

اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

تب میں چھلانگ لگا کر اٹھا وضو کیا اور عشاء کی نماز ادا کی۔پھر ایک اور جگہ آپ بیان کرتے ہیں۔

اکتوبر1994ء کی ابتدائی دنوں کی بات ہے صبح مجھے میرے کمرے میں آ کر میرے سرہانے کھڑے ہوکر اونچی آواز سے میرا نام لے کر نماز کے لئے اٹھایا۔ میں نے اٹھ کر دیکھا تو کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔اس وقت صبح کی نماز کا وقت تھا۔

9,8 جولائی 1982ء کی بات ہے کہ میں نے رویا میں دیکھا کہ وسیع کمرہ میں ایک پلنگ پر سویا ہوا ہوں۔میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اسی کمرہ میں میرے سر کی جانب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قالین پر گاؤ تکیہ لگائے لیٹے ہیں۔میں گھبرا کر فوراً چارپائی سے نیچے اترا۔حضور نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا ’’ہمارے قریب آ جاؤ‘‘ میں آگے بڑھ کر حضور کے قریب ہوگیا۔میرا اور حضور کا فاصلہ چندفٹ کا تھا اور میں حضور کے قریب بیٹھ گیا۔حضور نے پھر فرمایا کہ ’’اور قریب آ جاؤ‘‘۔تب میں اور آگے بڑھا کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ چنددنوں بعد ہی مبارک مصلح الدین صاحب نے اطلاع دی کہ حضور نے خاکسار کو اور ان کو تین افریقی ممالک کے دورہ کا حکم دیا ہے اور وہاں کچھ حسابات وغیرہ کے علاوہ کچھ اور کام بھی ہیں اور فرمایا کہ اطلاع دیں کہ آیا آپ جاسکیں گے۔میں نے فوراً حضور کے حکم کی تعمیل میں سرتسلیم خم کردیا۔

ایک جگہ آپ بیان کرتے ہیں کہ

میری نواسی عزیزہ طاہرہ ابن چوہدری نصراللہ صاحب کی شادی کے لئے مورخہ 23/ اپریل 1982ء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔لیکن اپریل کے دوسرے ہفتہ میں ہی میرے داماد عزیزم منور احمد عازم صاحب کے بیٹے عزیزم ذیشان احمد سخت بیمار ہوگئے اور میری چھوٹی بیٹی عزیزہ زینب النساء بہت پریشان تھی اور ساری ساری رات جاگ کر گزارتی تھی کہ کسی طرح میرا بیٹا صحت یاب ہو جائے۔ مجھے بھی بار بار دعا کے لئے کہتی رہی۔چنانچہ شادی سے چندروز پہلے میں نے رویا میں دیکھا کہ لڑکا بہت بیمار ہے اور فوت ہو جائے گا۔میں رویا میں ہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اگر یہ تقدیر مبرم ہے تو اس کی عمر چند دن بڑھا دے کیونکہ شادی کے دن قریب ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ شادی کے دنوں میں اس کی وفات کا حادثہ ہوجائے۔پھر میں کہتا ہوں کہ الٰہی چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کی والدہ نے اپنے بچے کے لئے ایسی ہی دعا کی تھی کہ اس کی عمر چند دن بڑھ جائے تو وہ قبول ہوئی اور راستہ میں مانگی ہوئی دعا کے مطابق وہ بچہ ان کے سسرال کے گھر پہنچنے کے دس دن بعد فوت ہو گیا۔الٰہی اگر تقدیر مبرم ہے تو چند دن اس کی عمر بڑھا دے اور شادی کے بعد یہ واقعہ ہو پہلے نہ ہو۔اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ بہت بیمار رہا اور شادی کے لئے جب لاہور روانہ ہوئے تو بچہ ہنستا کھیلتا رہا اور شادی کے دن گزرنے کے بعد ایک دن واپس لائل پور آ گئے تو بچہ سخت بیمار ہوا اور فوت ہوگیا۔

پھر ایک جگہ بیان کرتے ہیں۔

ملازمت کی غرض سے مجھے گاؤں سے لائل پور جانا پڑتا تھا۔راستہ کچا تھا صرف ایک پرائیویٹ بس شاہ کوٹ سے لائل پور جایا کرتی تھی تمام دن میں ایک ہی بس آیا کرتی تھی۔ایک دن میں اس لئے کہ اچھی جگہ مل جائے دفتر ٹائم سے کچھ پہلے ہی اجازت لے کر گھر جانے کے لئے آ گیا دیکھا کہ بس کھڑی ہے اور سواریاں اندر بیٹھی ہیں۔فرنٹ سیٹ پر ایک پولیس افسر بیٹھا ہے۔ ڈرائیور نے دور سے مجھے دیکھ کر اشارے سے بلایا کہ فرنٹ سیٹ کی طرف آ جائیں اس نے مجھے اس پولیس آفیسر جوالیس آئی تھا کے ساتھ بیٹھا دیا اور اس افسر کو کہنے لگا آپ محسوس نہ کریں ان کو بیٹھنے دیں۔ میں ان کا انتظار کرتا رہتا ہوں کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ جس دن یہ آ جائیں اس دن اتنی برکت پڑتی ہے کہ بےشمار سواری ملتی ہے اور ہمیں خاصی آمدن ہو جاتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے گن گاتا ہوا آرام سے پہنچا جب کہ دوسرے لوگ بے تحاشا باہر لٹکے ہوئے اور چھت پر بھی سوار تھے۔

ایک دفعہ ایک سرکاری کام کے سلسلہ میں میں ملتان کا سفر کر رہا تھا۔ابھی اس وقت فرسٹ یا سیکنڈ کلاس میں سفر کرنے کا درجہ مجھے نہ ملا تھا اس لئے درمیانہ درجہ میں سفر کر رہا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ ٹرین پسنجر اور بہت آہستہ آہستہ چلے جارہی تھی ڈبہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا کہ لیٹنے کی تو کیا بیٹھنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ سیٹوں کے علاوہ بہت سے لوگ کھڑے تھے۔ میں بھی دروازہ کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔میری طبیعت بھی خراب تھی اور مجھے نیندسی آ رہی تھی۔ لیکن بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ دوتین سٹیشن اسی طرح گزر گئے اور رش اور بڑھ گیا۔تب میں بہت گھبرایا ۔میں نے کھڑے کھڑے دعا شروع کی اور کرتا چلا گیا۔دوتین سٹیشن اور گزر گئے سیٹ کے کونہ پر ایک اجنبی بیٹھا تھا وہ ذرا پیچھے ہٹ گیا اور میرا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھالیا۔میں متواتر دعا میں مشغول تھا۔ اسی طرح دوتین سٹیشن اور گزر گئے میری آنکھیں بندتھیں اور زباں اور دل سے دعا نکل رہی تھی۔ ایک کھڑا شخص جھکا اور آہستہ میرے کان میں کہا کہ اٹھ کر اوپر سیٹ پر لیٹ جاؤ۔ میں نے آنکھ کھولی تو دیکھا تمام لوگ کھڑے ہیں لیکن کسی نے اس سیٹ کو نہ دیکھا اور مجھے یہ بھی پتہ نہیں چلا کہ وہ شخص جو اس پر سوار ہوا تھا وہ کہاں گیا۔ میں آرام سے اوپر چڑھا اور گہری نیند سو گیا اور ملتان جا کر صبح کے وقت بیدار ہوا۔

آپ اپنے ایک شعر میں اپنی دعاؤں کی قبولیت ایسی عاجزی سے بیان کرتے ہیں۔

ہم عاجز ہیں نکمے ہیں مگر مولا کے بندے ہیں
اسی کے پاس لے جائیں گے یارو عاجزی اپنی

آپ نہایت فرمانبردار بیٹے، ہمدرد بھائی، محبت کرنے والے شفیق باپ اور ہر ملنے والے کے لئے نرم دل انسان تھے۔کسی بھی شخص کے بارے میں غلط رائے اور سلسلہ کے خلاف بات آپ کی برداشت سے باہر ہوتی۔ نہایت نفاست پسند شخصیت کے مالک تھے۔صاف گوئی آپ کا شیوہ تھا اور حق بات کہتے ہوئے کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرتے۔طبیعت میں مزاح کی بھی آمیزش تھی۔

آپ ایک بارعب شخصیت تھے۔ چہرے پر ہمیشہ متانت نظر آتی۔ ہر کسی سے پیار سے پیش آنا آپ کی فطرت کا خاصا تھا۔آپ ہمیشہ بڑوں چھوٹوں کا خیال رکھتے۔ یہاں تک کہ گھر کے کام کرنے والی خادمہ اور خادم سے بھی نہایت درجہ نرم سلوک روا رکھا۔ جانوروں سے بھی آپ کو بے حد پیار تھا۔ ایک دفعہ میرے چھوٹے بھائی نے ایک کتا پال

لیا۔ والد صاحب کی طبیعت پر اگرچہ ناگواری کے آثار نمایاں تھے مگر کہا کچھ نہیں اور پھر ایک دفعہ اس کے منہ میں کسی ہڈی کی نوک لگ کر زخم ہو گیا اور خون بہنا شروع ہو گیا۔ آپ نے فوراً ہومیو پیتھک دوائی دی۔ ساری رات اس کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ زخم مندمل ہو گیا صبح جب میں نماز کے لئے اٹھی تو ابو جان بھی میرے ساتھ صحن میں آ گئے۔ کتا آپ کو دیکھتے ہی بھونکا۔ زخم کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکلتی تھی مگر جب وہ بولا تو آپ نے فوراً کہا ''الحمدللہ میں اس کے لئے ساری رات دعا کرتا رہا اور تہجد میں بھی اس کے لئے دعا کی۔ خدا کا شکر ہے یہ ٹھیک ہے۔'' اور میں حیران رہ گئی کہ محض ایک جانور کے لئے اتنی دعا کی ساری رات یہاں تک کہ تہجد میں بھی دعا کی۔ دعاؤں کا سلسلہ یوں ہی تھا۔

میں نے ہوش سنبھالنے سے لے کر اپنے والد کی وفات تک کبھی آپ کو نماز و تہجد اور قرآن کریم کی تلاوت میں غفلت برتتے نہیں دیکھا۔ آپ چلتے پھرتے یہاں تک کہ سوتے میں بھی دعائیں کرتے بارہا ایسا ہوا کہ میری آنکھ رات کے کسی پہر کھلتی تو میں پانی پینے کی غرض سے اپنے والد صاحب کے کمرے میں آتی اور میں اکثر دیکھا کرتی کہ ابو جان کی آنکھیں بند ہیں اور ہونٹ مسلسل جنبش میں ہیں۔ میں کان لگا کر سنتی تو اکثر کوئی نہ کوئی دعا زیر لب دہرا رہے ہوتے۔ آپ نے اپنی ہر پریشانی اور ہر خوشی میں ہمیشہ اپنے خدا سے رجوع کیا۔ میں کبھی کبھار ابو جان کے پاس بیٹھ کر کہتی کہ ابو جان میرا دل چاہتا ہے کہ ہم یہ چیز لیں یا فلاں چیز ہمیں مل جائے تو مجھ سے کہتے کہ اس سے مانگو اور اوپر آسمان کی طرف انگلی کر کے اشارہ کرتے اور کہتے پہلے دعا کرو وہی ہے جو سب کچھ عطا کرتا ہے ہم تو اس کے پیدا کردہ وسیلے ہیں۔

آپ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کے عادی تھے اور ہمیں بھی ہمیشہ یہی نصیحت کرتے رہے۔ آپ نے ہمیشہ محتاجی کی زندگی سے پناہ مانگی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ محتاج ہونے سے بچایا۔ لیکن دوسروں کی ضروریات کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ ان کے دکھ درد کو سمجھتے اور ان کے لئے دوا اور دعا دونوں ہی کرتے اور پھر رقت قلب اور ایک تڑپ سے دعا کرتے۔ جب کبھی بھی کوئی دعا کے لئے کہتا۔ آپ ضرور اس کے لئے دعا کرتے۔ بچوں کے لئے تو ایک عجیب انداز تھا۔ جب کبھی بھی میرے بڑے بھائیوں یا بہنوں میں سے کوئی دعا کے لئے فون کرتا تو فوراً جائے نماز پر کھڑے ہو جاتے اور بعض دفعہ تو بڑی دیر تک دعا میں مشغول رہتے۔

خاندان کے اکثر افراد کے علاوہ جماعتی احباب کی آمد و رفت کا تانتا بندھا رہتا۔ آپ ان کے مسائل سنتے اور ان کی ممکنہ حد تک تکالیف دور کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے عقل اور فہم و فراست سے آراستہ کیا تھا۔ آپ میں خداداد صلاحیتیں تھیں۔ ہر مسئلے کا حل سوچ، فکر، تدبر اور دعا سے نکالتے۔ ہر معاملے میں دعا کو ایک نمایاں اہمیت کا حامل گردانتے اور توکل علی اللہ پر ہمیشہ زور دیتے۔

آپ کا ہر انداز، ہر لمحہ اور آپ کی ہر عادت میں ایک الگ ہی رنگ نظر آتا ہے۔ دین کی خدمت کا ایک جوش آپ کے دل میں موجزن تھا۔ کچھ عرصہ آپ نے محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب کے ساتھ وکالت کی پریکٹس کی۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ سے سلسلہ کی خدمت کا بہترین کام لینا تھا۔ چنانچہ آپ کا زیادہ وقت خدمت دین اور الٰہی سلسلہ کے کاموں میں صرف ہوتا رہا۔ دین کے کاموں میں مصروفیت کے دوران آپ کے ماتھے پر تھکاوٹ، اکتاہٹ کی ایک شکن بھی نہ دیکھی۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ آپ اپنے احباب میں بہت معروف شخصیت تھے۔ جماعتی کاموں کے سلسلہ میں بھی اور دنیاوی معاملہ جات میں بھی کافی اصول پرست واقع ہوئے تھے۔

گھریلو زندگی میں آپ بہت ہی محبت کرنے والے خاوند ثابت ہوئے۔ بیوی کے ساتھ مکمل تعاون اور احساس کا رنگ ہمیشہ غالب رہتا۔ ہم لڑکیوں کے گھر میں ہونے کے باوجود ہماری والدہ کے ساتھ گھریلو کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔ امی جان کے ساتھ مل کر سبزی بنا دیتے۔ یہاں تک کہ جب کبھی امی جان بیمار ہوتیں تو دوا کے ساتھ ساتھ دعا کرتے اور پھر اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر پلاتے۔

ہم سب بچوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا۔ ہمارے سکول کالج کے زمانہ میں ہماری تیاری میں مدد کرواتے۔ پڑھائی میں اکثر و بیشتر ہماری ضرور مدد کرتے۔ ہم بچے جب بھی بیمار ہوئے یا پریشان ہوئے تو ہمارے اوپر اپنی جان نچھاور کر دیتے۔ ابو جان کی دو بیویوں کی اولادیں ہونے کے باوجود ہماری تربیت میں ایسا رنگ بھرا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نو بہن بھائی ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تعاون اور محبت و اخلاص کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ ہم سب بہن بھائیوں میں پیار اور محبت و توجہ کا معاملہ ایک جیسا تھا۔

میں نے امور خانہ داری میں بہت کچھ اپنے والد محترم سے ہی سیکھا۔ آپ بہت عمدہ کھانا بنا لیتے۔ اچھے اور عمدہ کھانے پسند کرتے۔ لیکن غذا میں ہمیشہ ہماری پسند کو ترجیح دیتے اور خود کسی بھی قسم کی سادہ غذا کھانے میں کچھ ناگواری کا اظہار نہ کرتے۔ اکثر کچن میں ہم بہنیں ہوتیں تو ہماری مدد کے لئے کچن میں آ جاتے اور عورتوں کی طرح سلیقہ شعاری بھی سکھاتے۔ میں اپنے والد صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھی۔ اسی لئے میں نے زیادہ لمبا عرصہ کے لئے اپنے والد صاحب کو قریب سے دیکھا۔ میرے بڑے بھائی (مرحوم) اکثر کہا کرتے کہ یہ ابو جان کی چہیتی اور لاڈلی بیٹی ہے۔ ابو جان اکثر میری والدہ محترمہ سے کہا کرتے کہ مجھے میری یہ بیٹی بہت عزیز ہے۔ جب یہ پیدا ہوئی تو خدا تعالیٰ نے مجھ پر بے انتہا انعام و کرام کئے۔ اکثر و بیشتر میں اپنے ابو جان سے ہر موضوع پر سیر حاصل گفتگو کرتی۔ میرے ابو جان بالکل دوستوں کی طرح تھے۔ آپ ہمیشہ مجھے خدا تعالیٰ کی عظیم قوتوں کے متعلق بتاتے۔ بچپن ہی سے ہم سے بہن بھائیوں کو نبیوں کے واقعات سناتے۔ آپ مجھے زندگی کے طور طریقوں سے بھی آشنائی کرواتے اور اپنی زندگی کے واقعات بھی بتاتے۔

میرے ابو جان کو مشورہ لینے کی بھی عادت تھی۔ یہاں تک کہ میں چھوٹی تھی لیکن ہر کام اور کئی باتوں میں مجھ سے مشورہ ضرور کرتے۔ میری چھوٹی سے چھوٹی پریشانی اور خوشی ان کے لئے معنی رکھتی اور خود وہ ہر خوشی اور پریشانی مجھ سے شیئر ضرور کرتے۔ میری باتوں کو بہت غور سے سنتے اور جہاں کہیں میری کوئی بات غلط لگتی تو فوراً مجھے روکتے۔ کسی لفظ کا تلفظ درست کروانا ہوتا یا مطلب سمجھانا ہوتا تو بہت پیار اور محبت سے سمجھاتے۔ ہم بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت کے معاملہ پر خاص توجہ دیتے اپنی بے انتہا مصروفیت کے باوجود ہمارے لئے وقت ضرور نکالتے۔ آپ کا معمول تھا کہ جب بھی گھر آتے تو اونچی آواز میں سلام کرتے۔ لبوں پر ایک خوبصورت تبسم ہوتا۔ اپنی بیوی اور بچوں کو دیکھ کر بے انتہا رونق آپ کے چہرے پر نمودار ہو جاتی۔ ایک لطیف خوشگوار احساس آپ کے چہرے پر غالب رہتا۔ گویا کسی کام کی تھکاوٹ کا شائبہ تک نہ ہوتا۔ الغرض اہل و عیال، عزیز رشتہ دار، دوست احباب اور بیگانے بھی آپ کی شخصیت کی دلنشینی سے لطف اندوز ہوتے۔ آپ اپنی پہچان آپ تھے۔ اسی حوالے سے میں ایک چھوٹی سی بات بیان کرنا چاہتی ہوں ایک دفعہ میں اپنے ابو جان کے پاس بیٹھ گئی اور یونہی کہنے لگی کہ ابو جان میرے نام کے آگے آپ کا نام لگنا چاہئے اور یونہی ابو جان کے نام کے ساتھ دستخط کرنے لگی تو آپ نے مجھ سے کہا ''بیٹا آپ کی پہچان تو میں ہوں ہی لیکن آپ اپنی پہچان خود بناؤ۔ اپنے وقار کو اس قدر بلند کرو کہ لوگ آپ کو صرف آپ کے نام سے پہچانیں۔'' یہ بات تو مختصر سی تھی مگر اس کی گہرائی کا اندازہ مجھے بخوبی ہو گیا۔

میں نے اپنے والد صاحب کی عادات و اخلاق اور طبیعت کو بہت زیادہ قریب سے دیکھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی عنایت مجھ پر کچھ اس طرح سے ہوئی کہ آخری وقت اور لمحوں اور آخری سانس تک میں اپنے پیارے ابو جان کے ساتھ رہی۔ ان کے ہر فعل اور عادت سے بخوبی واقف رہی۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے کچھ لمحے پہلے محض ایک دو گھنٹوں کی مختصر علالت میں بھی آپ کے چہرے پر طمانیت اور سکون کے تاثرات ہی نظر آتے رہے۔ ان کے لبوں سے آخری نکلنے والے لفظ یہی تھے ربی انی مغلوب فانتصر اور پھر دو مرتبہ آپ نے یہ لفظ دہرائے ''میرے اللہ! میرے اللہ!''

آپ نے ایک باوقار زندگی گزاری اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک باوقار انجام بھی عطا کر دیا۔ آپ اکثر کہا کرتے کہ ''دعا کرو میرا انجام بخیر ہو'' اور خدا تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو قبولیت بخشی اور یوں آپ مختصر علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

ے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمدردی کا چشمہ

ایک شخص تھا ''فخر الدین ملتانی'' ایک فتنہ کا بانی مبانی۔ اس نے اپنی زبان سے، قلم سے حضرت محمود اور آپ کے اہل بیت کے خلاف انتہائی سب و شتم اور بہتان طرازی سے کام لیا۔ اس کی اشتعال انگیزی حد سے بڑھی ہوئی تھی اور اس کا دل حضرت مسیح موعود کے خاندان اور حضرت مصلح موعود کے لئے بغض و عناد سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن جب وہ فوت ہو گیا تو اس کی بیوی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی مالی تنگی اور سامان خورونوش سے تہی دستی کا ذکر کرتے ہوئے امداد کی درخواست کی۔ باوجود اس کے کہ فخر الدین ملتانی اور اس کے ساتھیوں کے فعل سے احمدیوں اور حضور کے دل زخمی تھے اور اس کا پیدا کردہ فتنہ جاری تھا مگر یہ مجسم حلم وجود۔ شفقت و رأفت کا پیکر اس کنبے کی زبوں حالی پر درد سے بھر گیا اور ہمدردی خلق کا چشمہ آپ کے دل میں موجزن ہوا اور آپ نے ان کے لئے سامان خورونوش فراہم کرنے کا انتظام کیا جبکہ فخر الدین کے نام نہاد دوست اس کی کوئی بھی مالی مدد نہ کر سکے۔

حضور نے اعلان فرمایا تھا کہ آپ سوائے اپنے رشتہ داروں یا واقفین کے دوسرے احباب جماعت کے نکاحوں کا اعلان کرنے کی فرصت نہ نکال سکیں گے لیکن جب فخر الدین ملتانی کے لڑکے نے کہا کہ اگر اس کی ہمشیرہ کا نکاح خود حضور پڑھانا منظور فرماویں تو تب ہی اس کا رشتہ احمدیوں میں ہو سکتا ہے ورنہ کوئی احمدی اس کا رشتہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا تو آپ نے یہ درخواست قبول کرتے ہوئے فخر الدین کی لڑکی کے نکاح کا اعلان خود فرمایا۔

(مجلۃ الجامعہ مصلح موعود نمبر ص 154)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مورخہ 17 نومبر 2010ء کو چہان ضلع راولپنڈی میں 6 بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ مریم رحمٰن بنت مکرم عبدالرحمان صاحب۔ قدسیہ رحمان بنت مکرم عبدالرحمان صاحب۔ نور سحر بنت مکرم عبدالباسط صاحب۔ تحسینہ بنت مکرم مبارک احمد کیانی صاحب۔ عرشیہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد کیانی صاحب۔ فصیح معین بنت مکرم معین الدین صاحب نے پہلی دفعہ قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت پائی اول الذکر پانچ بچیوں کو مکرم ہارون الرشید فرخ صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ کو جبکہ آخر الذکر کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کو حاصل ہوئی۔ مربی صاحب نے بچیوں سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو قرآنی علوم سے منور فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم قمر الزمان ابڑو صاحب مربی ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 11 دسمبر 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت توحید احمد عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد اصغر صاحب ابڑو مرحوم کا پوتا اور مکرم مظفر احمد ابڑو صاحب امیر ضلع لاڑکانہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے اس کی درازی عمر، نیک سیرت نیک قسمت اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

علمی و ادبی تقریری مقابلہ جات (زیر اہتمام وزیر اعلیٰ پنجاب (2010-2011) میں گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی کی طالبات نے مرکز لیول، تحصیل لیول اور ڈسٹرکٹ لیول پر کامیابی حاصل کرنے کے بعد ڈویژن لیول میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی حاصل کی اور صوبائی مقابلہ جات کے لئے کوالیفائی کیا۔ سیکنڈری حصہ میں سیدہ خلت پاشا بنت مکرم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب جماعت نہم نے انگریزی تقریر میں اول، اور عزیزہ حناء ارشد بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب جماعت دہم نے مقابلہ اردو تقریر میں سوم پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کے ساتھ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ احباب جماعت سے ادارہ کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ)

کامیابی

(مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول)

علمی و ادبی تقریری و مضمون نویسی مقابلہ جات زیر اہتمام وزیر اعلیٰ پنجاب (2010-2011) پروگرام میں مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کی طالبات نے مرکز لیول اور تحصیل لیول پر کامیابی حاصل کرنے کے بعد ڈویژن لیول کے لئے کوالیفائی کیا۔ اللہ کے فضل سے مڈل حصہ میں عطیۃ الحفیظ بنت مکرم عبدالحفیظ صاحب کلاس ہفتم نے مقابلہ اردو تقریر میں تحصیل لیول پر پہلی اور پھر ڈسٹرکٹ لیول پر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ عزیزہ حافظہ طوبیٰ احمد بنت مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب کلاس نہم نے مقابلہ اردو مضمون نویسی میں تحصیل لیول پر اول اور ڈسٹرکٹ لیول پر سوم پوزیشن حاصل کر کے ڈویژن لیول کے لئے کوالیفائی کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام طالبات کو اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والا بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم نوید احمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا احسان احمد مبشر واقف نو ابن مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ حال مقیم جاپان مورخہ 10 دسمبر 2010ء کو دس سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ مرحوم اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا اور پیدائش کے کچھ عرصہ بعد سے بوجہ Brain Dimelitaition بیمار تھا۔ اسی دن بعد نماز مغرب بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب ماہر امراض قلب فضل عمر ہسپتال ربوہ نے دعا کروائی۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم طیب رسول صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امینہ سلطانہ صاحبہ آف بھلوال مورخہ 18 دسمبر 2010ء کو تقریباً سات روز شیخ زاید ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت صابر و شاکر خاتون تھیں بیماری کا عرصہ بڑے حوصلہ سے برداشت کیا۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ تین دفعہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ بھلوال خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ آپ 1939ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں جہاں آپ کے والد نے خلافت ثانیہ میں بیعت کی سعادت پائی۔ پہلے مقامی طور پر مکرم رضوان کوثر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بوجہ موصی ہونے کے جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگواران میں ایک بیٹی 2 بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ سب لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اعلان داخلہ

کالج آف نرسنگ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اسلام آباد نے انستھیزیا، کمیونٹی ہیلتھ، گائناکلوجی اینڈ نرسنگ، وارڈ ایڈمنسٹریشن اینڈ ٹیچنگ، نیونا ٹالوجی کی نرسنگ فیلڈز میں ایک سالہ سپیشلائزیشن پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ امیدوار کیلئے کم از کم تین سالہ نرسنگ ڈپلومہ اور ایک سالہ ڈپلومہ ان (Midwifrey) فی میلز کیلئے ہونا ضروری ہے۔ داخلہ کی آخری تاریخ 19 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں www.pims.gov.pk یا فون نمبر 051-9261195 پر رابطہ کریں۔

بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی نے بی ایس سی (آنرز) مینجمنٹ اینڈ بزنس کمپیوٹنگ اور بی ایس سی (آنرز) سافٹ ویئر انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ انٹرمیڈیٹ یا مساوی تعلیم کے حامل طلباء داخلہ کے اہل ہیں نیز سافٹ ویئر انجینئرنگ کے لئے انٹرمیڈیٹ میں ریاضی لازمی ہے۔ مزید معلومات کے لئے درج ذیل ویب سائٹ (www.bnu.edu.pk) وزٹ کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جنوری 2011ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

مکرم نعیم احمد گوہر صاحب مربی سلسلہ

سیرالیون میں بیت الذکر کی تعمیر

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو سیمبے ہوں ریجن سیرالیون میں بیت الذکر کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ بمباٹوک ٹاؤن ضلع مویامبہ میں تعمیر ہونے والی اس خوبصورت بیت الذکر کا سنگِ بنیاد مورخہ 17 فروری 2010ء کو خاکسار اور Mr- FAUD F. LAWLEH چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ سیرالیون نے رکھا۔ اس بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہونے پر مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون نے مورخہ 22 نومبر 2010ء کو افتتاح فرمایا۔

افتتاحی تقریب میں علاقہ بھر سے کل 325 لوگوں نے شرکت کی۔ جس میں علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف، چیفڈم امام، MR.M.M. KORJIE سیکرٹری تعلیم احمدیہ مشن سیرالیون اور بکثرت معززین علاقہ بھی شامل ہوئے۔

افتتاحی اجلاس دوپہر 12:30 بجے پر شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن اور مختصر تعارف کے بعد مکرم سعید الرحمٰن صاحب نے باقاعدہ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے بیوت الذکر کی رونق اور آبادی کے موضوع پر زور دیا۔ بعد ازاں فیتہ کاٹ کر بیت الذکر کا افتتاح کیا۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔ پھر نماز ظہر ادا کی۔ جملہ شاملین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ بیت الذکر ہذا کا جملہ خرچ مکرم ظہور احمد صاحب آف یو کے نے فراہم کیا ہے۔ اس بیت الذکر کا سائز ماسوائے محراب 30x40 کل 1200 فٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور باثمر بنائے۔

نور کاجل آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے
مشہور عالم کاجل
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

(بقیہ از صفحہ 1 خلاصہ اختتامی خطاب حضورانور)

ان میں سماوی تائیدات کی بعض مثالیں اور بعض افریقن لوگوں کے ایمان کی مضبوطی کے بھی بعض ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا پیغام دین حق کا حقیقی پیغام ہے جو دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر نئی زمین اور نئے آسمان بنا رہا ہے۔ پس اگر یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتو کب کی مٹ چکی ہوتی اور ایسے تائید کے نظارے ہیں کہ بعض دفعہ احمدی خود بھی حیران ہوجاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو اور یہ اسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے ہم بھی حضرت مسیح موعود کے ان ماننے والوں میں شامل ہو جائیں جن کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی تب اس قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہوگئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حکم بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آ گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے والا بنائے۔ ہمیشہ ہمارے سینے کھلے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ثبات قدم عطا فرمائے، ہماری مرضی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود کی مرضی کے تابع ہو جائے، نفسانی خواہشات ہم ترک کرنے والے ہوں اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ ہم دکھانے والے بن جائیں۔ اور ہمارے لئے زمین میں فراخی پیدا کرتا چلا جائے۔ آمین

حضور انور نے دعا سے قبل بعض اہم دعاؤں کی طرف یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور پھر ایک لمبی پُرسوز اجتماعی اختتامی دعا کروائی اور دعا کے بعد جلسہ کی حاضری کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ قادیان میں 17 ہزار 114 احباب نے شرکت کی۔ دعا کے بعد حضور انور وہاں پر ہی قیام فرما رہے اور پہلے قادیان کے اطفال اور خدام اور لجنہ اماء اللہ اور پھر لندن جلسہ گاہ میں خدام سے ترنم کے ساتھ ترانے اور نظمیں سماعت فرمائیں اور پھر السلام علیکم کہہ کر وہاں سے تشریف لے گئے۔

خبریں

ججز کے تقرر کا نیا طریقہ، 19 ویں آئینی ترمیم سینٹ سے متفقہ منظور

اعلیٰ عدالتوں کے ججز کے تقرر کے طریقہ کار پر نظر ثانی سے متعلق 19 ویں آئینی ترمیم سینٹ سے متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ ترمیم کے حق میں 80 ووٹ آئے جبکہ کسی رکن نے مخالفت نہیں کی۔ آئینی اصلاحات کمیٹی نے 18 ویں ترمیم کے بل پر تفصیلی غور وخوض کیا ہے اور اعلیٰ عدلیہ میں ججوں کی تقرری کے طریقہ کار کا جائزہ لے کر کمیٹی نے اپنی رپورٹ تیار کر کے قومی اسمبلی کو بھیجی تھی بل میں آرٹیکل 81-175 اے، 246,213 سمیت مختلف آرٹیکلز میں ترامیم تجویز کی گئی ہیں۔

جعلی ڈگری والے 9 ارکان قومی وصوبائی اسمبلی کے خلاف مقدمہ کا حکم

الیکشن کمشن نے جعلی ڈگریاں رکھنے والے 9 ارکان قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم جاری کردیا ہے۔ الیکشن کمشن ذرائع کے مطابق چیف الیکشن کمشن جسٹس (ر) حامد علی مرزا نے پنجاب اور بلوچستان کے ڈی آئی جیز کو ہدایت کی تھی کہ ان 9 ارکان اسمبلی کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔ ذرائع کے مطابق پنجاب پولیس نے ان ارکان اسمبلی کے خلاف مقدمہ درج کرنے کیلئے ہوم سیکرٹری سے وضاحت طلب کی ہے جس کے بعد مقدمہ درج کیا جائے گا۔

بجلی، گیس کی غیراعلانیہ لوڈشیڈنگ جاری کئی شہروں میں مظاہرے

ربوہ سمیت کئی شہروں میں بجلی اور گیس کی غیراعلانیہ لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ نظام زندگی مفلوج ہونے کے باعث متاثرین سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں۔ کئی شہروں میں اس کے خلاف مظاہرے کئے جارہے ہیں فیکٹریاں بند ہونے سے بیروزگاری میں اضافہ ہوگیا۔

(بقیہ از صفحہ 2)

8-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 /اپریل 2005ء
9-30 am	آرٹ کلاس
10-00 am	حضورانور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
11-00 am	تلاوت
11-15 am	ایم ٹی اے سپورٹس
1-05 pm	زندہ لوگ
1-55 pm	فیتھ میٹرز
2-00 pm	آداب زندگی
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	پشتو سروس
4-40 pm	تلاوت
5-00 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	Shotter Shondhane
8-25 pm	ترجمۃ القرآن
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	یسرنا القرآن
9-45 pm	فیتھ میٹرز
11-00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس Live

ربوہ میں طلوع وغروب یکم جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	5:17

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

ہر علاج ناکام ہوتو؟
ان شاء اللہ ہولزمک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔
بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری
رابطہ: عمران احمد ناصر کروائی جاتی ہے۔
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FD-10

ربوہ گرائمر سکول (انگلش میڈیم)
داخلے جاری ہیں
Play Group تا پنجم کلاس کیلئے داخلے جاری ہیں۔ پلے گروپ کیلئے داخلے کی عمر $2\frac{1}{2}$ سال ہے۔
ضرورت اساتذہ M.A, B.Ed کوالیفائیڈ کو ترجیح دی جائے گی۔
27/1 دارالصدر شمالی ربوہ برائے رابطہ 047-6215676

HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیوپیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
منصور احمد وقار
میاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
موٹاپا۔ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
لیڈی ڈاکٹر کی زیرنگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
DHL
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیوپیتھک کلینک
لیب ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com